

باب 6.1: ترقیاتی مالی ادارے

سرکاری تمسکات میں قرض پر مبنی بھاری سرمایہ کاری سے ترقیاتی مالی اداروں کی اساس سرمایہ میں اضافہ دیکھا گیا، کیونکہ بازار زر کے سودوں کے ادخال نے ترقیاتی مالی ادارے کی سیالیت کے لیے ایک نیا راستہ کھول دیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری اسکیموں نے ترقیاتی مالی اداروں کی قرض گاری کی صلاحیت کو تقویت ملی، جس سے قرضوں کے جزدان کی نمو کی رفتار میں بھی برقرار رہی۔ تاہم، مجموعی طور پر اثاثے خطرے سے پاک سرکاری تمسکات کی جانب منتقل ہو گئے۔ ترقیاتی مالی اداروں کی خالص سودی آمدنی اور غیر سودی آمدنی میں بہتری کی وجہ سے ان کے منافع میں خاصا اضافہ ہوا۔ اساسی سرمایہ کے مقابلے میں خطرے کے حامل بہ وزن اثاثوں میں بھرپور اضافے کے باعث، اس شعبے کی شرح کفایت سرمایہ میں معمولی کمی آئی؛ تاہم، اس کا تناسب ضوابطی نشانچے سے کافی اوپر رہا۔

ترقیاتی مالی اداروں کی اساس سرمایہ میں ریکارڈ قرضوں کی بنا پر غیر معمولی توسیع ہوئی، جو بنیادی طور پر سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری سے ہوئی تھی۔۔۔

2022ء میں ترقیاتی مالی اداروں کی اساس سرمایہ دگنی سے زیادہ (165.7 فیصد نمو) ہو گئی، جو پچھلے سال کی 22.6 فیصد نمو سے خاصی زیادہ ہے (جدول 6.1.1)۔ اساس سرمایہ میں تیزی سے اضافہ بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک اور دیگر مالی اداروں سے قرضوں کی صورت میں حاصل ہونے والی مالکاری سے سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کی وجہ ہوا تھا، جبکہ ڈپازٹس میں معمولی نمو دیکھی گئی۔

جدول 6.1.1: کلیدی مستحضرات اور مالی اصابت کے اظہار

	2022ء	2021ء	2020ء	2019ء
	فیصد	ارب روپے		
سرمایہ کاری (خالص)	245.1	1,168.0	338.4	287.0
سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری	312.5	1,085.5	263.1	220.7
قرضے (خالص)	33.9	188.0	140.4	111.2
مجموعی اثاثے	165.6	1,431.0	538.7	439.3
قرضے	251.1	1,223.0	348.3	260.5
ڈپازٹس	12.0	38.1	34.0	27.4
ایکویٹی	6.3	145.0	136.4	131.7
غیر فعال قرضے	0.8	14.6	14.5	15.8
شرح کفایت سرمایہ	36.5	38.7	43.1	44.9
غیر فعال قرضے تا قرضے	7.3	9.5	12.8	14.5
خالص غیر فعال قرضے تا خالص قرضے	0.9	1.6	3.1	4.2
اثاثوں پر نفع (بعد از ٹیکس)	1.6	2.4	3.3	2.7
ایکویٹی پر نفع (بعد از ٹیکس)	10.1	8.9	10.7	7.2
لاگت تا آمدنی تناسب	26.9	32.5	25.2	32.4
سیال اثاثے تا قلیل مدتی واجبات	98.2	98.0	97.5	97.6
قرض تا ڈپازٹس	493.4	412.6	405.1	763.8
ماخذ: اسٹیٹ بینک				

اسٹیٹ بینک کی طرف سے ترقیاتی مالی اداروں کو بازار زر کے سودوں میں شرکت کی اجازت¹³² دینا ایک اہم پیشرفت تھی، جس نے اس شعبے کی سرمایہ کاری کو آسان بنایا۔ مزید برآں، ترقیاتی مالی اداروں کی فنڈنگ میں کمرشل بینکوں کے قرضوں کی وساطت اضافہ ہوا، کیونکہ کمرشل بینکوں نے سال کے آخر تک غیر بینک مالی شعبے کے قرض تا ڈپازٹ تناسب کو بہتر کرنے کی غرض سے انہیں قرض فراہمی بڑی حد تک بڑھادی تھی¹³³۔ بازار زر کے سودوں کی سہولت ترقیاتی مالی اداروں کی اثاثہ تا واجبات کے روز مرہ انتظام میں سہولت فراہم کر سکتی ہے کیونکہ انہیں ڈپازٹ جمع کرنے کے محدود ذرائع¹³⁴، سرمایہ منڈی تک محدود رسائی، اور ملک میں بچت کی کم شرحوں کی وجہ سے فنڈنگ کے خاصے محدود ذرائع دستیاب ہوتے ہیں۔ انہی عوامل، دیگر ساختی مسائل، کے ہمراہ ترقیاتی مالی اداروں کے اپنے بنیادی مقصد۔ یعنی طویل مدتی مالکاری کو بڑھا کر ملکی سرمائے کی تشکیل اور اقتصادی ترقی میں حصہ ڈالنا۔ کو پورا کرنے میں ناکامی کی سب سے بڑی وجوہ ہیں۔ چنانچہ، ترقیاتی مالی ادارے عام طور پر تمسکات، انٹرنیٹ اور سرمایہ منڈی کی سرگرمیوں، اور محدود مالکاری کے کاروبار میں سرمایہ کاری پر توجہ مرکوز کرتے ہیں، جبکہ ایکویٹی اور قرضے بدستور فنڈنگ کی بنیاد بنے رہے۔

ترقیاتی مالی اداروں نے اپنے سرمایہ کاری جزدان میں غیر معمولی نمو دکھائی کیونکہ تازہ سرمایہ کاری کا رخ بنیادی طور پر مختصر مدت کے سرکاری تمسکات کی جانب ہو گیا۔۔۔

2022ء کے دوران سرمایہ کاری میں 245.1 فیصد غیر معمولی نمو آئی اور اساس سرمایہ میں ان کا حصہ بڑھ کر 81.7 فیصد (2021ء میں 62.8 فیصد) تک جا پہنچا۔ کم و بیش پوری نئی سرمایہ کاری (99.1 فیصد کا اضافہ) سرکاری تمسکات میں ہوئی، جو 312.5 فیصد اضافے کے ساتھ 1,085.5 ارب روپے تک پہنچ گئی اور مجموعی سرمایہ کاری میں اس کا حصہ بڑھ کر 92.6 فیصد (2021ء میں 76.8 فیصد) تک جا پہنچا۔ دوسری جانب، ایکویٹی اسٹاک میں سرمایہ کاری 12.2 فیصد بڑھ کر 50.1 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

¹³² فیصد ٹیکس شرح، قرض تا ڈپازٹ تناسب 40 سے 50 فیصد یا اس سے کم؛ 49 فیصد ٹیکس شرح، قرض تا ڈپازٹ تناسب 50 فیصد سے زائد؛ ٹیکس شرح 39 فیصد۔ سال 2024ء کے لیے یہ ٹیکس پالیسی ختم کر دی گئی ہے۔
¹³³ کمرشل بینکوں کے برعکس، ترقیاتی مالی ادارے طویل ڈپازٹ نہیں بڑھا سکتے۔

¹³² بمعرفت DMMD سرکلر نمبر 11، 2022ء، اسٹیٹ بینک نے مارکیٹ آپریشنز میں حصہ لینے کی اجازت دی۔

¹³³ حکومت پاکستان نے فنانس ایکٹ 2022ء کے ذریعے بینکوں کی جانب سے سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری پر بلند ٹیکس عائد کیا تھا، اسے قرض تا ڈپازٹ تناسب سے منسوب کر دیا تھا۔ (قرض تا ڈپازٹ تناسب 40 فیصد سے کم؛ 55؛

سرمایہ میں ان کا حصہ کم ہو کر 13.1 فیصد (2021ء میں 26.1 فیصد) رہ گیا۔ قرضوں میں بنیادی اضافہ اسٹیٹ بینک کی طویل مدتی نو مالکاری اسکیموں کے توسط سے ہوا، جن میں طویل مدتی مالکاری سہولت (20.7 ارب روپے)، قابل تجدید توانائی (3.8 ارب روپے) اور معاشی بحالی کی عارضی سہولت (8.0 ارب روپے) کے تحت نئے قرضے شامل ہیں۔

کارپوریٹ شعبے کو مالکاری میں بڑا حصہ ملا۔۔۔

زیر جائزہ سال کے دوران ترقیاتی مالی اداروں کے مجموعی جزدان قرض (70.2 فیصد) میں، کارپوریٹ شعبہ ترقیاتی مالی اداروں کے قرضوں کا بڑا صارف رہا۔ بڑی کارپوریٹ فرموں نے 2022ء کے دوران 35.4 ارب روپے کی اضافی مالکاری حاصل کی۔ تقریباً 64 فیصد نئے قرضے کارپوریٹ سیکٹر کی جانب سے مقررہ سرمایہ کاری کے مقاصد کے لیے حاصل کیے گئے، جس کے بعد جاری سرمائے کا نمبر آتا ہے، کیونکہ بلند مہنگائی اور اجناس کی قیمتوں میں اضافے کے باعث جاری سرمائے کی ضروریات بھی بڑھ گئی تھیں۔

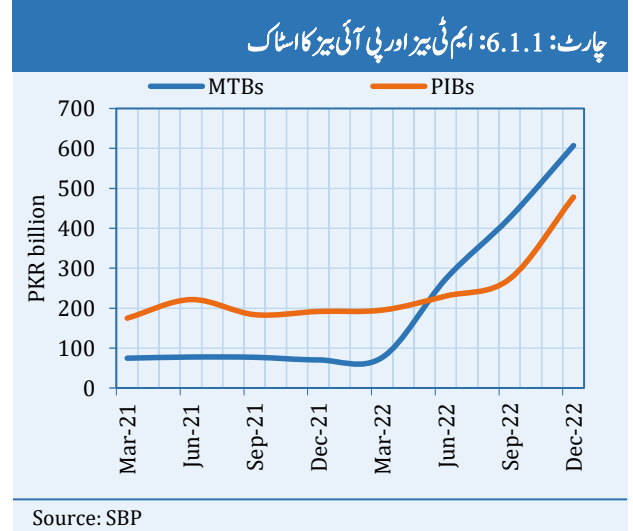
قرضوں میں نمو وسیع البنیاد رہیں۔۔۔

شعبہ وار تشخیص سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف شعبوں کا قرضوں کے اضافے میں حصہ تھا۔ سب سے بڑا حصہ دار شعبہ ٹیکسٹائل تھا جس کے بعد مالی، توانائی، کیمیکل اور ادویہ سازی، شوگر اور سیمنٹ کے شعبوں کا نمبر آتا ہے (چارٹ 6.1.3)۔

اساسی سرمایہ میں توسیع کی مالکاری کے لیے قرضے بنیادی ذریعہ تھے۔۔۔

فنڈنگ ضروریات کے حوالے سے ترقیاتی مالی ادارے اپنے اثاثوں کی مالکاری کے لیے عام طور پر بین البینک منڈیوں پر انحصار کرتے ہیں۔ تاہم، 2022ء کے دوران بازار زر کے سودوں کے ادغالات کے ذریعے دستیاب مالکاری کے توسط سے ترقیاتی مالی اداروں نے سال کے آخر تک اس سہولت سے خاصی رقم حاصل کی۔ نتیجتاً، آخر 2022ء تک اسٹیٹ بینک سے مجموعی قرضہ 760.9 ارب روپے تک پہنچ گیا جو 2021ء میں محض 114.8 ارب روپے تھا۔

زیر جائزہ سال کے دوران، بالخصوص 2022ء کی دوسری ششماہی میں مالی اداروں سے قرضوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ سال کے دوران بینکوں اور مالی اداروں سے بین البینک ریپو قرضے 41.9 فیصد کم ہو کر 63.7 ارب روپے رہ گئے۔ تاہم، ترقیاتی مالی اداروں کے دیگر حاصل کردہ قرضے غیر معمولی طور پر بڑھ کر (194.0 فیصد) 332.2 ارب روپے تک پہنچ گئے، کیونکہ کمرشل بینکوں نے اپنے قرض تاڈپاڑ تناسب کو بہتر بنانے کے لیے ترقیاتی مالی اداروں سمیت غیر بینک مالی شعبے کو خوب قرضے فراہم کیے ہیں (چارٹ 6.1.4)۔



ایم ٹی بیز اور رواں شرح پی آئی بیز میں بڑی سرمایہ کاری کی گئی، جس کی وجہ ان قرضوں کی قلیل مدتی نوعیت اور شرح سود میں اضافے کا ہے۔۔۔

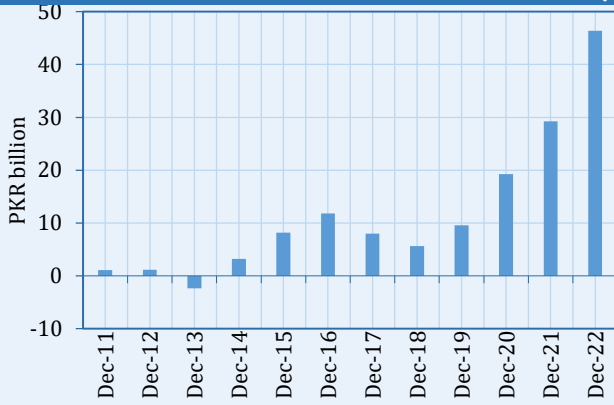
مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ سرکاری تمسکات میں بڑا اضافہ 2022ء کے بعد کے حصے کے دوران ہوا اور ایم ٹی بیز کا اس اضافے میں دو تہائی حصہ ہے، جس کے بعد رواں شرح پی آئی بیز کا نمبر آتا ہے۔ اس پیشرفت کی عکاسی (الف) قلیل مدتی ادایم اور بینک فنڈنگ تک رسائی۔ جس سے سیالیت کے خطرے کو کم کرنے کے لیے قلیل مدتی بلوں سے میل کھاتی سرمایہ کاری کی ضرورت پیدا ہو گئی تھی۔ اور (ب) بڑھتی ہوئی شرح سود کے منظر نامے (شرح سود سال بھر میں 625 بی پی ایس بڑھی)۔ جو طویل مدتی معین سرمایہ کاری بانڈز کی باز قدر پیمائی کے نقصانات پر فتح ہوئی۔ دونوں میں ہوتی ہے۔ لہذا، ترقیاتی مالی اداروں نے ایم ٹی بیز اور رواں شرح پی آئی بیز میں سرمایہ کاری کو ترجیح دی، جو شرح سود میں تبدیلیوں کے حوالے سے نسبتاً کم حساسیت رکھتے ہیں۔

ایم ٹی بیز کے جزدان میں 537.1 ارب روپے کا زبردست اضافہ ہوا، جو آخر دسمبر 2022ء تک 607.3 ارب روپے تک پہنچ گیا، جبکہ، پی آئی بیز کا مجموعی اسٹاک 286.1 ارب کے اضافے سے بڑھ کر 478.2 ارب روپے تک جا پہنچا (چارٹ 6.1.1) کو چھو گیا۔ چنانچہ، مجموعی طور پر وفاقی حکومت کے تمسکات کی سرمایہ کاری میں ایم ٹی بیز کا حصہ 2022ء میں بڑھ کر 55.9 فیصد ہو گیا جو 2021ء میں 26.7 فیصد تھا۔

اسٹیٹ بینک کی مالکاری اسکیموں نے ترقیاتی مالی اداروں کی سیالیت اور قرض گاری کی صلاحیت بڑھادی، جس سے قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہوا۔۔۔

2021ء میں 26.3 فیصد (چارٹ 6.1.2) کی نسبت 2022ء کے دوران قرضوں میں 33.9 فیصد اضافہ ہوا۔ اگرچہ سال بھر قرضے 47.6 ارب روپے اضافے سے بڑھ کر 188.1 ارب روپے تک جا پہنچے، تاہم سرمایہ کاری میں بلند نمو کی وجہ سے مجموعی اساس

چارٹ 6.1.2: قرضوں کا بہاؤ (خالص)



Source: SBP

تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی آمدنی میں بڑا اضافہ غیر سودی آمدنی سے ہوا جس میں 51.1 فیصد کا اضافہ ہوا۔ خاص طور پر منافع منقسم آمدنی میں نمایاں اضافہ اور اسٹاک اور پی آئی بیز پر تجارتی فائدہ۔ خالص سودی آمدنی میں نسبتاً دھبی نمو آئی، کیونکہ اساس سرمایہ میں اضافہ بنیادی طور پر 2022ء کے آخری حصے میں ہوا تھا اور اس کا اثر سال کے آخر تک آمدنی میں پوری طرح سے ظاہر نہیں ہوا تھا۔ دوسری جانب، سودی اخراجات میں تیز رفتاری سے اضافہ ہوا کیونکہ شرح سود میں اضافے کے اثرات اثاثوں (خاص طور پر قرضے اور طویل مدتی سرمایہ کاری) کے مقابلے میں قلیل مدتی قرضوں اور ڈپازٹس کی صورت میں سامنے آئے، جن کی قیمت بندی متعلقہ شرائط و ضوابط کے مطابق ہوتی ہے (چارٹ 6.1.6)۔ چنانچہ ترقیاتی مالی اداروں کے شعبے کا خالص سودی مارجن¹³⁵ گزشتہ سال کی 2.6 فیصد کی شرح سے کم ہو کر سال کے دوران 1.6 فیصد رہ گیا۔

چونکہ آمدنی میں اضافہ حجم بڑھنے کے سبب تھا، نچلے درجے کے اظہاریوں میں اثاثوں پر نفع میں کمی جبکہ ایکویٹی پر نفع میں بہتری آئی۔۔۔

اساس سرمایہ میں خاطر خواہ اضافے کے مقابلے میں آمدنی، اثاثوں پر بعد از ٹیکس گوشوارے (اثاثوں پر نفع)، رواں برس کے دوران کم ہو کر 1.6 فیصد رہ گیا (2021ء میں 2.4 فیصد)۔

دوسری طرف، زیر جائزہ سال میں ایکویٹی پر نفع (ایکوٹی پر نفع) 10.1 فیصد بہتری آئی (پچھلے سال 8.9 فیصد)، جس کی وجہ زبردست آمدنی اور ایکویٹی میں معمولی نمو تھیں، کیونکہ اساس سرمایہ میں نمو بنیادی طور پر خطرے سے پاک اثاثوں میں تھی، جس نے

ترقیاتی مالی اداروں کے شعبے کے سیالیت کے اظہاریوں میں بہتری دیکھی گئی، گوکہ عرصیت کی عدم مطابقت میں قدرے اضافہ ہوا۔۔۔

عرصیت کی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ اثاثوں اور واجبات کے بڑے حصے کی عرصیت کم ہوتی ہے، یعنی تقریباً 57 فیصد اثاثے اور 90 فیصد واجبات کی عرصیتیں ایک سال کے اندر مکمل ہو جاتی ہیں۔ اس مدت کے دوران عرصیت کی عدم مماثلت سال بھر میں قدرے بڑھ کر کل اثاثوں کے 22.5 فیصد تک پہنچ گئی (2021ء میں 20 فیصد) کیونکہ اس شعبے اساس سرمایہ (چارٹ 6.1.5) کی مالی اعانت کے لیے قلیل مدتی قرض پر بہت زیادہ انحصار کیا ہے۔ تاہم، کم خطرے والے اثاثوں کی صورت میں سیالیت کی گنجائش کی خاطر خواہ دستیابی نے عرصیت کی عدم مطابقت کے خدشات ختم کر دیے، کیونکہ مجموعی اثاثوں میں سیال اثاثوں کا حصہ بڑی حد تک بڑھ کر 77.9 فیصد (21ء میں 54.7 فیصد) تک پہنچ گیا۔ مزید برآں، سیال اثاثے تا قلیل مدتی واجبات تناسب مجموعی طور پر 98.2 فیصد پر مستحکم رہا۔

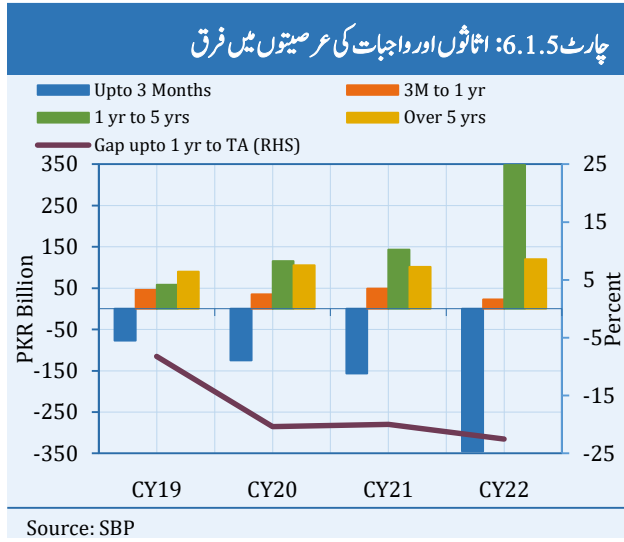
اگرچہ زیادہ تر کمانے والے اثاثوں کی عرصیت طویل تھی، تاہم ان کی نوبت بندی کی عرصیت نسبتاً کم تھی، جو شرح سود کی تبدیلیوں کے حوالے سے کم حساسیت کی نشاندہی کرتی ہے۔۔۔

قرضوں کے شعبہ وار تقسیم سے پتہ چلتا ہے کہ بڑی کارپوریٹ فرموں اور ایس ایم ایز کو معین سرمایہ کاری قرضے مجموعی قرضوں کا تقریباً 53 فیصد تھے جبکہ آخر دسمبر 2022ء میں 44 فیصد سرکاری تسکات پی آئی بی پر مشتمل تھیں۔ تاہم، باقی ماندہ مدت کے لحاظ سے اثاثوں کی نو قیمت بندی کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرضوں اور سرمایہ کاری کے ایک بڑے حصے کی عرصیت نسبتاً کم تھی، یعنی تین مہینوں کے اندر 52.3 فیصد قرضے اور تین ماہ سے ایک سال کے دوران 11.3 فیصد نو قیمت بندی کر رہے تھے، جب کہ تین ماہ کے اندر 73.6 فیصد سرمایہ کاری اور تین ماہ سے ایک سال کے اندر 20.4 فیصد نو قیمت بندی کر رہے تھے۔

خالص سودی اور غیر سودی آمدنی دونوں میں توانا نمو کی وجہ سے منافع میں اضافہ ہوا۔۔۔

زیر جائزہ سال میں ترقیاتی مالی اداروں کا منافع (بعد از ٹیکس) 18.8 فیصد بڑھ کر 14.1 ارب روپے تک پہنچ گیا (2021ء میں 11.9 ارب روپے)، جو خالص سود کی آمدنی اور غیر سودی آمدنی دونوں میں اضافے کی مرہون منت ہت۔ جب کہ مجموعی آمدنی میں 26.5 فیصد کی مضبوط اضافہ ہوا، آپریٹنگ اخراجات بہت دھبی رفتار یعنی 4.9 فیصد سے بڑھے۔ تاہم، مجموعی بنیاد پر اس شعبے کے ٹیکس چارجز قبل از ٹیکس منافع کے 23.3 فیصد تک جانچنے (2021ء میں 20.2 فیصد)۔

¹³⁵ NIM کی تعریف = NI / اوسط آمدن اثاثوں کے طور پر کی گئی ہے۔

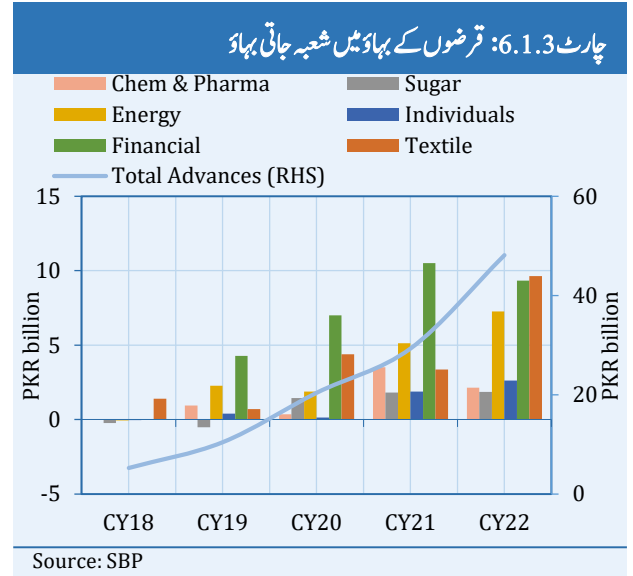


مضر سرمائے کے تناسب بالترتیب 0.9 فیصد (1.6 فیصد سے) اور 1.2 فیصد (1.6 فیصد سے) تک کم ہو گئے۔

ترقیاتی مالی شعبے کی شرح کفایت سرمایہ میں تھوڑی سی کمی واقع ہوئی، تاہم، تناسب اب بھی کم از کم ضوابطی نشانے سے کافی بلند ہے۔۔۔

ترقیاتی مالی شعبے کی شرح کفایت سرمایہ عام طور پر مضبوط اساس سرمایہ اور خطرے سے گریز والی کاروباری حکمت عملی کی وجہ سے مطلوبہ معیار سے کافی اوپر رہتی ہے کیونکہ ترقیاتی مالی ادارے اکثر و بیشتر مالکاری کے حوالے سے خطرے سے پاک سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری پر انحصار کرتے ہیں۔

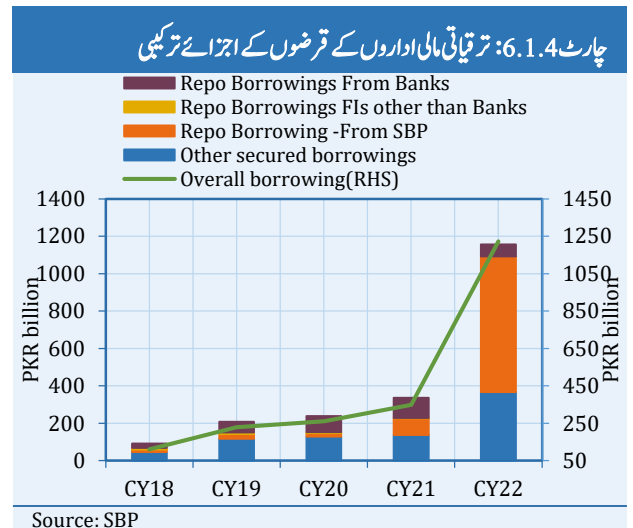
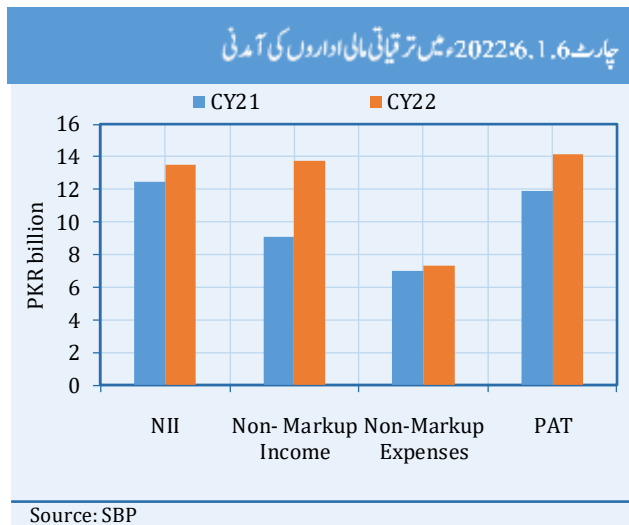
زیر جائزہ سال کے دوران، شرح کفایت سرمایہ تھوڑا سا کم ہو کر 36.5 فیصد (گذشتہ سال 38.7 فیصد) رہ گیا۔ بہر حال، اس کا تناسب 11.5 فیصد (چارٹ 6.1.8) کی ضوابطی شرط سے کافی بلند رہا۔ شرح کفایت سرمایہ میں معمولی کمی بظاہر بہ وزن خطرہ اثاثوں میں



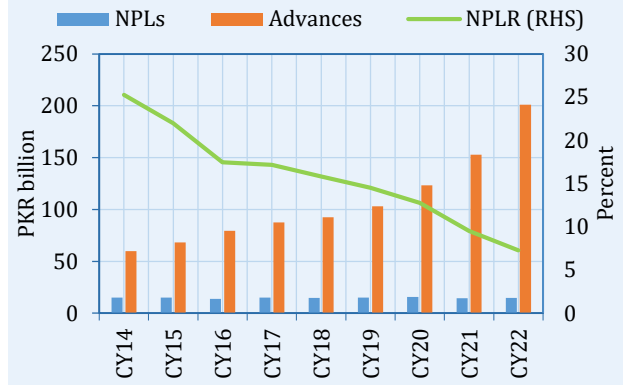
ترقیاتی مالی اداروں کو اس قابل بنایا کہ وہ اساس سرمایہ میں نسبتاً مست نمو کے ساتھ اس مضبوط توسیع میں مدد کر سکے۔

قرضوں میں اضافے اور غیر فعال قرضوں کی نمو سکڑنے کی وجہ سے اثاثہ جاتی معیار کے اظہار پر بہتر ہوئے۔۔۔

گذشتہ برسوں میں ترقیاتی مالی اداروں کے شعبے کے انکیشن کا تناسب، قرضوں میں نمو، غیر فعال قرضوں کی نابدہنگی میں کمی اور وصولیوں کی بنا پر بہتر ہوا ہے۔ غیر فعال قرض تا قرض تناسب میں بہتری کا رجحان (یعنی گھٹنا) برقرار رہا اور 2021ء میں 9.5 سے گھٹ کر زیر جائزہ سال کے دوران 7.3 فیصد رہ گیا (چارٹ 6.1.7)۔ غیر فعال قرضوں کی مالیت 0.8 فیصد کے معمولی اضافے کے بعد 14.6 ارب روپے ہو گئی، ترقیاتی مالی اداروں نے قرضوں کے نقصانات پورے کرنے کے لیے تموین کی بھاری رقم مختص کی ہے۔ اس لیے، تموین کو ریج آخر 2022ء تک بہتر ہو کر 87.9 فیصد تک پہنچ گئی (گذشتہ سال 84.9 فیصد)۔ چنانچہ، سال بھر میں خالص غیر فعال قرض تا خالص قرض اور



چارٹ 6.1.7: اثاثوں کے معیار میں بہتری کے باعث قرضوں میں نمو



Source: SBP

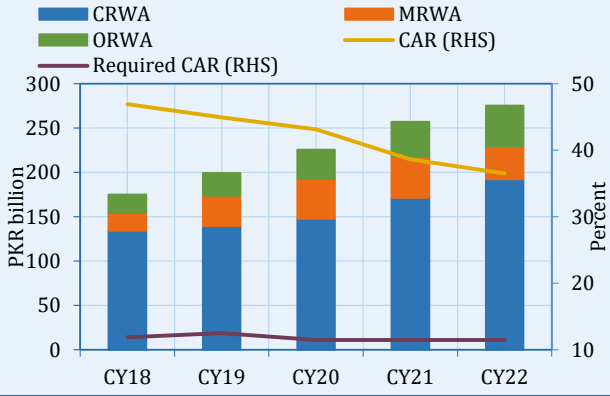
تیزی سے اضافے (یعنی 7.0 فیصد) کی وجہ سے ہوئی تھی، جو اہل سرمائے میں اضافہ (یعنی 1.1 فیصد) کا مہم ہون منت تھا۔

بہ وزن خطرہ اثاثوں میں کا مزید تجزیہ مالکاری سرگرمی میں مثبت رفتار کو ظاہر کرتا ہے، کیونکہ بہ وزن خطرہ اثاثوں میں قرضے 12.1 فیصد بڑھ گئے۔ کاروباری حجم اور آمدنی میں اضافے کے ہمراہ، مجموعی آمدنی میں توسیع کی وجہ سے آپریشنل بہ وزن خطرہ اثاثوں بھی 18.1 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم، مارکیٹ کے بہ وزن خطرہ اثاثوں میں 20.8 فیصد کمی واقع ہوئی ہے جس کی وجہ ترقیاتی مالی اداروں کی سرمایہ کاری کا رجحان قلیل مدتی تسکات اور رواں پی آئی بیز کی طرف منتقلی تھی، جو سودی شرح کے خطرے کے لیے کم حساسیت رکھتے ہیں اور پست کیپیٹل چارج کے حامل ہوتے ہیں۔ بہ وزن خطرہ اثاثوں میں قرضوں، آپریشنل اور مارکیٹ کے خطرات کا نسبتاً حصہ بالترتیب 69.8 فیصد، 16.7 فیصد اور 13.4 فیصد رہا۔

-- ترقیاتی مالی اداروں -- کردار کی از سر نو وضاحت کرنے کی ضرورت ہے --

ترقیاتی مالیات اور معیشت میں سرمایہ کی تشکیل کو فروغ دینے کے مقاصد کے لیے ترقیاتی مالی ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ تاہم، بہت سے چیلنجوں کی وجہ سے، ترقیاتی مالی

چارٹ 6.1.8: شرح کفایت سرمایہ مطلوبہ نشانے سے خاصا اوپر رہا



Source: SBP

ادارے خطرے سے پاک اور قابل تشہیر تسکات میں سرمایہ کاری اور تجارت کی ایک قدامت پسند کاروباری حکمت عملی پر عمل کرنے پر مجبور ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، اداروں کے مخصوص کاروباری تحفظات، ان چیلنجوں میں کچھ دیرینہ ساختی مسائل بھی شامل ہیں، جیسے کہ سرمایہ منڈی تک محدود رسائی، ملک میں بچت کی کم شرح، بینکوں سے سخت مسابقت اور ڈپازٹ جمع کرنے حوالے سے محدود ذرائع، حکومت یا بین الاقوامی ترقیاتی ایجنسیوں سے فنڈنگ سپورٹ کی عدم موجودگی، اور موجودہ معاشی چیلنجوں اور غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے مارکیٹ میں طویل مدتی مالکاری کی نسبتاً کم طلب۔

زیر جائزہ سال کے دوران، ترقیاتی مالی اداروں نے اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری اسکیموں کے تعاون سے طویل مدتی مالکاری میں کچھ نمود کھائی۔ تاہم، طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کی شرح کو پالیسی ریٹ سے جوڑنے کے فیصلے¹³⁶ اور بعد ازاں دونوں کے درمیان فرق کم کرنے کی ہدایات کے ساتھ¹³⁷، قرض گیروں کی واپسی کی صلاحیت اور ترقیاتی مالی اداروں کے اثاثوں کے معیار کو دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

¹³⁷ آئی ایچ ایف ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 13 برائے 2022ء کے ذریعے اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ اور ایل ٹی ایف ایف کے درمیان فرق کو کم کیا گیا۔

¹³⁶ آئی ایچ ایف ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 11 برائے 2022ء کے ذریعے طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کی شرح کو پالیسی ریٹ سے منسلک کر دیا گیا۔